بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلٰوۃ التسبیح سے متعلق روایات کی حقیقت

پوسٹ 1

صلوٰۃ التسبیح سے متعلق جتنی بھی روایات ہیں ان میں سے کوئی ایک سند بھی ضعف سے خالی نہیں، اس صلوٰۃ سے متعلق سب سے مضبوط سمجھی جانے والی سند ابن عباس کی ہے جس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے جس کے متعلق ابوداؤد کہتے ہیں کہ صلوٰۃ التسبیح سے متعلق یہ سب سے صحیح روایت ہے:

أَصَحُّ حَدِيثٌ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ (أمالي الأذكار في فضل صلاة التسبيح 13/1)

أَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یہ روایت مع سند و متن ملاحظہ ہو:

پہلا طرق:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: "يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّاهُ، أَلَا أُعْطِيكَ، أَلَا أَمْنَحُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ، إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ، قُلْتَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً"،

(ابوداؤد كِتَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكَعَاتِ السُّنَّةِ بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ ، سنن ابن ماجه 1387، القراءة خلف الامام 57/1 ، ابن خزيمه 2/ 223 ، والحاكم "318/1" والبيهقي في "السنن الكبرى" "3/51- 52" كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة التسبيح والطبراني في "الكبير" "11/ 243- 244" رقم "11622" كلهم من طريق عبد الرحمن بن بشر به)

”عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا: "اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں آپ کو عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو بھلائی نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ کو نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس ایسی باتیں نہ بتاؤں جب آپ ان پر عمل کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے، جانے انجانے، چھوٹے بڑے، چھپے اور کھلے، سارے گناہ معاف کر دے گا، وہ دس باتیں یہ ہیں: آپ چار

رکعت صلاہ ادا کریں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی ایک سورۃ پڑھیں، جب پہلی رکعت کی قرآت کر لیں تو حالت قیام ہی میں پندرہ مرتبہ «سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا إلہ إلا اللہ، واللہ أکبر» کہیں، پھر رکوع کریں تو یہی کلمات حالت رکوع میں دس بار کہیں، پھر جب رکوع سے سر اٹھائیں تو یہی کلمات دس بار کہیں، پھر جب سجدہ میں جائیں تو حالت سجدہ میں دس بار یہی کلمات کہیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں تو یہی کلمات دس بار کہیں، پھر (دوسرا) سجدہ کریں تو دس بار کہیں اور پھر جب (دوسرے) سجدے سے سر اٹھائیں تو دس بار کہیں، تو اس طرح یہ ہر رکعت میں پچھتر بار ہوا، یہ عمل آپ چاروں رکعتوں میں کریں، اگر پڑھ سکیں تو ہر روز ایک مرتبہ اسے پڑھیں، اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لیں، ایسا بھی نہ کر سکیں تو ہر مہینے میں ایک بار، یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر عمر بھر میں ایک بار پڑھ لیں"۔

اس روایت کے مرکزی راوی "مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ "ہیں جن سے متعلق محدثین کی آراء اور اپنی رائے ذہبی نے نقل کی ہے کہ ولم يذكره أحد في كتب الضعفاء أبدا، ولكن ما هو بالحجة. اگرچہ اس کا ذکر کسی نے کتاب الضعفاء میں نہیں کیا لیکن یہ راوی حجت نہیں یعنی اس کی روایت کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا. قال ابن معين: لا أرى به بأسا. وقال النسائي: ليس به بأس ابن معین اور نسائی کے مطابق اس میں کوئی برائی، حرج نہیں وقال ابن حبان: ربما أخطأ. وقال أبو الفضل السليماني: منكر الحديث. وقال ابن المديني: ضعيف . ابن حبان کہتے ہیں کہ کبھی یہ خطا کرتا ہے، سلیمانی نے اسے منکر الحدیث اور ابن المدینی نے ضعیف کہا ہے اور ذہبی کہتے ہیں کہ اس کی روایات منکرات میں سے ہیں اور یہ اور حکم بن ابان (جس سے یہ روایت بیان کر رہا ہے) میں ان دونوں کو ثبت نہیں سمجھتا
قلت: حديثه من المنكرات لاسيما والحكم بن أبان ليس أيضا بالثبت. (ميزان الاعتدال 213/4)

اور تمام اقوال کا خلاصہ کرتے ہوئے ابن حجر لکھتے ہیں:

یہ صدوق (ثقاہت کا کم تر درجہ) ہے اور خراب حافظے والا ہے (تقریب التہذیب 6988)

پس موسیٰ بن عبد العزیز کے اندر ثقاہت کا وہ درجہ نہیں کہ اسکی اس منفرد روایت کو قبول کر لیا جائے جبکہ اس کی کوئی معتبر متابعت بھی نہیں ہے اور ابن خزیمہ اس مضبوط کہے جانے والی سند سے متعلق لکھتے ہیں کہ اگر إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ شَيْئًا (ابن خزیمہ 223/2) یہ خبر (سند) صحیح ثابت ہو بھی جائے تب بھی اس کے متعلق دل میں کچھ (خلجان) رہ جاتا ہے:

مزید اس سند کے مرسل اور موصول ہونے میں اختلاف ہے۔

دوسرا طرق:

وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا لَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ (ابن خزیمہ 223/2)

حکم بن ابان سے ہی اس کو ابراھیم بن حکم نے مرسل روایت کیا ہے اگرچہ یہ ابراھیم ضعیف ہے لیکن اس روایت کا مرسل ہونا ہی قرین صواب ہے جیسا کہ امام بیہقی نے لکھا کہ:

وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ (شعب الایمان 462/4) "اس کا مرسل ہونا ہی زیادہ صحیح ہے"

اسی لئے امام اسحاق بن راھویہ نے اس سند سے توقف کر کے اس کو ابراھیم بن الحکم کے طریق سے موصولاً بیان کیا(المستدرک 463/1)

یا پھر اس اختلاف کی بنا پر یہ سند مضطرب ہے۔

تیسرا طرق:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَائِلَةَ، ثنا شَيْبَانُ، ثنا نَافِعٌ أَبُو هُرْمُزٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (المعجم الکبیر للطبرانی 161/11)

اس کا راوی نَافِعٌ أَبُو هُرْمُزٍ شدید مجروح ہے اس پر کذاب اور متروک ، ذاھب الحدیث جیسی جروح ہیں-(التَّكْميل في الجَرْح والتَّعْدِيل ومَعْرِفة الثِّقَات والضُّعفاء والمجَاهِيل 326/1)

چوتھا طرق:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الْعَيْزَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ (المعجم الاوسط للطبرانی 187/3)

اس کا راوی يَحْيَى بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الْعَيْزَارِ منکر الحدیث ہے(میزان الاعتدال 397/4)